اکیسویں صدی کا پہلا سوشلسٹ، ہوگو چاویز ((2

مستقبل

فرخ سہیل گوئندی

03-12-2013

ہوگو چاویز نے وینزویلا میں نے عوامی سیاست کی بنیاد پر اپنے ترقی پسند نظریات کو مقبولِ عام بنایا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر وینز ویلا تیل پیدا کرنے والا ملک نہ ہوتا تو ہوگو چاویز عوامی جمہوری حکومت کی عوام دوست اصلاحات نافذ کرنے سے قاصر ہوتا اور یہ کمال صرف تیل کی دولت کا ہے۔ یہ ایک غلط دلیل ہے، افریقہ کے متعدد مما لک تیل و سونے حتیٰ کہ ہیرے کی کانوں سے مالامال ہیں اور پھر بھی وہ غربت اور پسماندگی کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، اس لیے کہ وہاں کا حکمران طبقہ اس دولت اور وسائل پر غاصب بن کر بیٹھا ہے۔ ہوگو چاویز نے منتخب ہو کر ترقی پسند نظریات کی عملی پذیری کی، انہوں نے وینزویلا کے عام انتخابات میں حصہ لیا اور انہیں پندرہ بار انتخابات میں کامیابی حاصل ہوئی۔ پچھلی صدی کا آغاز دنیا میں عوامی آزادیوں اور سوشلسٹ انقلابات سے ہوا جب کہ اکیسویں صدی کا اہتمام دنیا میں سرمایہ داری کے غلبے کے اقدامات سے ہوا۔ حالیہ صدی کے آغاز پر دنیا یک قطبی نظر آرہی تھی اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ سرمایہ داری اور استعماریت اب دنیا کو مکمل زیر کرے گی۔ اس حوالے سے اگر کسی تحریک اور نظریہ نے ایک بار پھر عالمی سرمایہ داری کو چیلنج کیا تو وہ نظام سوشلزم ہے۔ ہوگو چاویز اس کے پہلے عالمی شہرت حاصل کرنے والے رہنما ہیں جن کو سوشلزم اور اپنے سوشلسٹ ہونے پر فخر ہے۔

اس حوالے سے "Imagine" (جس کا اردو ترجمہ ”سوشلزم اکیسویں صدی میں“ کے نام سے جمہوری پبلیکیشنز سے شائع ہوا) کے مصنف ٹومی شیریڈن کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جنہوں نے برطانیہ میں مارگریٹ تھیچر کے متعارف کروائے گئے نظام پرائیویٹائزیشن (تھیچرازم) کو سوشلسٹ نظریات کی تحریک کے ذریعے سے روکنے پر مجبور کر دیا اور یوں ”مادرِ جمہوریت“ کی سرمایہ داری کے نئے رجحانات رکھنے والی لہر کو سوشلزم نے پسپائی پر مجبور کر دیا۔ ہوگو چاویز نے ورلڈ سوشل فورم کے پانچویں اجلاس میں جو 26 تا 31 جنوری 2005ء میں برازیل کے شہر پورٹو الجیر میں ہوا، اپنی تقریر سے دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر لی۔ انہوں نے کہا کہ ہم دنیا کو اکیسویں صدی کے سوشلزم کی طرف لے جانے کی جدوجہد کر رہے ہیں، ایک ڈیموکریٹک سوشلزم۔ ورلڈ سوشل فورم کے اس اجلاس میں زیادہ تر فرانس، لاطینی، امریکہ، یورپ اور افریقہ کے لوگوں نے شرکت کی۔ پورٹو الجیر کے اس ورلڈ سوشل فورم میں ہوگو چاویز سمیت دنیا بھر کے ترقی پسندوں نے بارہ نکات کے ایک عالمی ایجنڈے کا اعلان کیا جس میں گلوبلائزیشن کو مسترد کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ عالمی سطح پر سرمائے کی Transactions پر بھی ٹیکس لگایا جائے، Tax Heavens اور Corporate Heavens کو ختم کیا جائے، Fair Trade کو اپنایا جائے اور نام نہاد Free Trade کو مسترد کیا جائے، دنیا کے تقاضوں کے خلاف سرمایہ داری کی یلغار کو روکا جائے، دنیا بھر میں گلوبلائزیشن سے دوچار مقامی زراعتوں کا تحفظ کیا جائے اور کسانوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ پرائیویٹائزیشن کے نام پر لوٹ مار کا سرمایہ داری ایجنڈا مسترد کیا جائے، دنیا بھر میں فوجی اڈوں کو ختم کیا جائے۔ اس اجلاس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ دنیا بھر کے عوام کو اپنے ہاں جمہوریت قائم کرنے کا حق دیا جائے اور اس کے لیے میڈیا گروپس کی اجارہ داریاں ختم کی جائیں اور متبادل میڈیا (سوشل میڈیا) کو اپنایا جائے۔ نیز مالیاتی اداروں، جیسا کہ آئی ایم ایف، ورلڈ میٹنگ اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن جیسے عالمی مالیاتی اداروں میں اصلاحات کی جائیں۔

یہ وہ وقت تھا کہ جب ایک طرف امریکہ، دنیا بھر کے اتحادیوں کے ساتھ ''وار آن ٹیررازم'' کے نام پر جنگ بازی کر رہا تھا اور مختلف مسلح گروہ مذہب کے نام پر دہشت گردی میں مصروف تھے۔ ایسے میں دنیا میں نئی سوشلسٹ تحریکیں اپنے ماضی کے تجربات کی بنیاد پر نئے زاویے طے کر رہی تھیں۔ انہی ماہ و سال میں وینزویلا کے ہوگو چاویز نے اپنے ملک میں نئے سماجی تقاضوں کے مطابق سوشلزم کے نظریے کی جانب سفر شروع کیا، امریکی استعمار نے ان کے خلاف سازش کی اور پابند سلاسل بھی کیے گئے لیکن عوام کے مقبول لیڈر کو وینزویلا کے کسانوں نے جیل سے رہائی دلوا کر ایک نئی تاریخ رقم کی۔

ہوگو چاویز نے بڑھک اور بم کی بجائے، نظریے اور عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ہاں اصلاحاتی اقدامات اٹھائے، جس میں ان کو دنیا کے معروف سوشلسٹ مفکر Heinz Dieterich Steffan کی فکری مشاورت حاصل تھی، جو پیدا جرمنی میں ہوئے ہیں لیکن ایک لمبے عرصے سے میکسیکو میں قیام پذیر ہیں۔ بائیں بازو کے اس معروف سوشیالوجسٹ نے بیسیویں صدی کے سوشلزم کو اکیسویں صدی کے سماجی تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی متعدد Theories متعارف کروائی ہیں، جس کا پہلا عملی مظاہرہ ہوگو چاویز نے وینزویلا میں کیا۔ تیل اور انرجی کو قومیایا گیا اور امریکی مداخلت کا، جو عالمی کارپوریٹس کے ذریعے قائم کی جاتی ہے، راستہ روک دیا گیا۔ تیل اور قومی وسائل کو عوامی بہبود کے منصوبوں میں لگایا گیا۔ مشن رابن سن کے نام سے تعلیمی انقلاب کا منصوبہ تشکیل دیا گیا۔ وہ ملک جہاں 1998ء میں صرف ساٹھ لاکھ بچے سکول جانے کی سہولت حاصل کیے ہوئے تھے، وہاں اب تعلیم کا حق 94 فیصد بچوں تک پہنچا دیا گیا۔ ہنگامی تعلیمی اصلاحات جس کو ''مشن رابن سن'' کہا گیا، نے وینزویلا کو چند برسوں میں ہی ایک تعلیم یافتہ ملک میں بدل دیا۔ صحت کے حوالے سے وینزویلا میں ہوگو چاویز کی اصلاحات نے لوگوں کو ریاست کی ذمہ داریاں نبھانے کا عہد پورا کر دیا۔ وینزویلا میں عوامی صحت کے اس منصوبے کا نام ''مشن پاریو انڈرٹن'' ہے۔ وینزویلا میں کم از کم تنخواہ کا جو سٹرکچر بنایا گیا وہ لاطینی امریکہ میں سب سے زیادہ ہے، دفتروں، فیکٹریوں اور اداروں میں کام کرنے کے اوقات آٹھ گھنٹوں سے کم کر کے چھ گھنٹے کر دیئے گئے۔ وینزویلا 2012ء میں دنیا بھر میں Growth Rate کے حوالے سے سب سے اوپر ہے۔ ہوگو چاویز نے حکومت میں آتے ہی وینزویلا کے قدیم مقامی (Indigenous) باشندوں میں دس لاکھ ایکڑ زمین تقسیم کی اور پھر زرعی اصلاحات کے ذریعے تیس لاکھ ایکڑ زمین کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی۔ وینزویلا کے عوام لاطینی امریکہ میں کوسٹاریکا کے بعد دوسرے نمبر پر خوش قوم شمار کیے جا رہے ہیں جب کہ دنیا بھر میں انیسویں نمبر پر۔

یونائیٹڈ سوشلسٹ پارٹی آف وینزویلا کے رہنما ہوگو چاویز نے اپنے عوام کی زندگی بدلنے تک ہی اپنی سیاست کو محدود نہ کیا بلکہ وہ دنیا بھر میں استعماریت اور توسیع پسندی کے خلاف ایک سامراج مخالف رہنما کے طور پر ابھر کر سامنے آئے۔ وہ عرب دنیا میں مقبول ترین لیڈر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ 2006ء میں لبنان اسرائیلی جارحیت کے بعد جب میں لبنان گیا تو حزب اللہ کے مرکزی دفتر پر حزب اللہ کے رہنما حسن نصر اللہ اور ہوگو چاویز کی تصاویر پر مبنی سائن بورڈ عالمی طبقاتی اتحاد کی زندہ مثال کے طور پر نمایاں تھا۔ ہوگو چاویز کے انسان دوست سوشلسٹ نظریات نے ان کو لاطینی امریکہ تک ہی محدود نہ رکھا بلکہ وہ تمام براعظموں میں پھیلی تہذیبوں اور مذاہب کو ماننے والے لوگوں میں مقبول ہوئے، خصوصاً مسلم ممالک میں کہ یہ دنیا، امریکہ کے یک قطبی نظام کے تحت جنگ اور مذہبی دہشت گردی کا شکار ہے۔ سوشلزم کے اس علمبردار نے دنیا کو ایک نئی امید دی کہ سامراج اور سرمایہ داری کا مقابلہ ممکن ہے اور دنیا ایک متبادل نظام کے تحت رہ سکتی ہے۔ ہوگو چاویز نے وینزویلا اور دنیا بھر میں امریکی جنگ بازی کی بلاخوف مخالفت اور مذمت کی۔ ستمبر 2006ء میں جنرل اسمبلی کے اجلاس میں جارج بش کی تقریر کے اگلے روز ہوگو چاویز نے کہا، ''کل یہاں ایک مہمان آیا تھا، اس کی آمد کے بعد آج تک یہاں سلفر کی بدبو آ رہی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ دنیا کا مالک ہے، وہ دنیا کو اپنی مرضی، خواہشات اور امپریلسٹ ایجنڈے کے تحت کنٹرول کرنا چاہتا ہے۔'' ہوگو چاویز نے سکیورٹی کونسل پر بھی تنقید کی اور کہا کہ پانچ ممالک کو ویٹو کا حق ایک غیر جمہوری حق ہے اور انصاف پر مبنی نہیں۔ ہم ایک نئی دنیا چاہتے ہیں، تمام انسانوں، ریاستوں اور عوام کی برابر دنیا۔

ہوگو چاویز کو سرخ سلام۔ (ختم شد)